20واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیۓ جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 15 اپریل 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

بروز بدھ 24 فروری 2016 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

***6284: جناب امجد علی جاوید**: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کب قائم کی گئی ؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی دکانوں اور اراضی کی تفصیلات فراہم کی جائیں ؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو سال 14-2013 میں کتنی آمدن کون کون سی مدات میں حاصل ہوئی ؟

(د) غلہ منڈی اور فروٹ منڈی کی منتقلی کے بعد جن آڑھتیوں کو وہاں دکانیں الاٹ کی جائیں گی ان کے پاس پہلی منڈیوں میں موجود دکانوں کا کیا سٹیٹس ہوگا، کیا یہ ان کے پاس رہیں گی یا ان سے واپس لے لی جائیں گی ؟

(تاریخ وصولی 5 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 4 جون 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ 1941 میں قائم کی گئی۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس 298 دکانات ہیں جن میں 127 آڑھتیوں کی ملکیت ہیں اور رینٹ کی 171 دکانات مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی ہیں جبکہ غلہ منڈی کا رقبہ 48 کنال 4 مرلہ 128 مربع فٹ ہے۔ غلہ منڈی 99 سالہ لیز پر بلدیہ سے مارکیٹ کے نام 1961 کو ٹرانسفر ہوئی جس میں آڑھتیان کی دکانات ملکیتی ہیں۔ آفس بلڈنگ، گیراج، ریسٹ ہاؤس، 2 عدد گڈز خانہ غلہ منڈی میں موجود ہیں۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو درج بالا سال میں کل 62 لاکھ 21 ہزار 583 روپے کی آمدن ہوئی۔ مدات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	کرایہ دکانات	پارکنگ فیس	ریٹ لسٹ	پراپرٹی ٹرانسفر	منافع	متفرق	میزان

					فیس			
2لاکھ 66 ہزار290	42لاکھ 53ہزار 382	15لاکھ 28 ہزار402	1لاکھ 69ہزار 70	1لاکھ 57 ہزار 500	98ہزار	16ہزار 639	32ہزار 300	62لاکھ 21ہزار 583

(د) پرانی سبزی منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ TMA کی ملکیت ہیں اور وہ TMA کے کرایہ دار ہیں۔ نئی سبزی منڈی کی منتقلی کے بعد دکانات TMA کے کنٹرول میں ہونگی اور اس کا فیصلہ TMA کرے گی۔

جبکہ غلہ منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ ان کی ملکیت ہیں اور انہی کے پاس رہیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

لاہور: سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2456: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور میں سبزی اور فروٹ منڈی کہاں کہاں واقع ہیں، ہر مارکیٹ میں کتنی دکانیں ہیں اور کتنے رقبہ پر محیط ہیں، ان کی مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کون کون ہیں چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کب مقرر ہوئے اور انہیں کتنا کتنا اعزازیہ ماہانہ دیا جاتا ہے نیز دیگر کیا کیا مالی و دیگر سہولیات انہیں حاصل ہیں؟

(ب) مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینز میں سے کتنے افراد پہلی مرتبہ کسی کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہوئے

کیا یہ چیئرمین اس سے قبل کسی بھی مارکیٹ کمیٹی کے کبھی ممبر بھی رہے یا ان کا ان مارکیٹیوں میں

کاروبار کرنے کا کوئی تجربہ تھا؟

(ج) گزشتہ تین سال میں ان مارکیٹ کمیٹیوں نے کیا کیا ترقیاتی کام کروائے- خرچ اور پراجیکٹ کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام سبزی اور فروٹ منڈیوں کی سڑکات تباہ حال ہیں-ہر وقت گندگی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں اور تمام منڈیوں میں بڑے پیمانے پر منتھلیاں وصول کر کے ناجائز قبضے اور تھڑے الاٹ کئے گئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ سبزی و فروٹ منڈیوں کی مطلوبہ معلومات اس طرح سے ہیں:-

نمبر شمار	نام سبزی منڈی	تعداد دکانات	رقبہ دکانات (Sq ft)	ایڈمنسٹریٹر (مارکیٹ کمیٹی)	تاریخ تعیناتی	اعزازیہ /روپے	سہولیات
1	سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ	211	238925	عثمان منان شیخ (لاہور)	11-10-2013	250	کلٹس کار، ٹیلی فون
2	زیر تعمیر سبزی منڈی کاچھا	407	475904	محمد شوکت کاشمیری (کوٹ لکھپت)	11-10-2013	250	کلٹس کار، ٹیلیفون
3	سبزی و پھل منڈی ملتان روڈ	245	171500	ملک عاصم مصطفی (ملتان روڈ)	26-06-2014	250	ٹیلیفون
4	سبزی و پھل منڈی سنگھ پور	58	51040	ملک محمد شفیق (سنگھ پورہ)	26-06-2014	250	کلٹس کار، ٹیلیفون
5	سبزی و پھل منڈی جلو	23	18400	زیر انتظام مارکیٹ کمیٹی سنگھ پورہ			
6	سبزی و پھل منڈی رائیونڈ	100	60000	حاجی ملک عباس (رائیونڈ)	11-10-2013	250	ٹیلیفون

(ب)ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں میں ایڈ منسٹریٹر صاحبان کام کر رہے ہیں۔ چونکہ بلدیاتی الیکشن کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے جیسے ہی منتخب ضلعی حکومتیں کام شروع کریں گی تو قواعد کے مطابق کسانوں کے نمائندوں میں سے مارکیٹ کمیٹیوں کے لئے چیئرمینوں کا انتخاب عمل میں آ جائے گا۔

(ج) گزشتہ تین سال میں مارکیٹ کمیٹیوں کے ترقیاتی کام، خرچ اور پروجیکٹ کی تفصیل اس طرح سے ہے:۔

نام مارکیٹ	سال	ترقیاتی کام	اخراجات (روپوں میں)
لاہور	2014-15	راوی لنک روڈ سبزی منڈی کی لکھوڈیر منتقلی کے لئے زمین کی ادا کردہ قیمت	30کروڑ57لاکھ23ہزار
کوٹ لکھپت	2012-13	تعمیر نئی سبزی و پھل منڈی کاچھا، تعمیر سڑکات و سولنگ	88کروڑ87لاکھ 27 ہزار700
	2014	تعمیر بلڈنگ ونظام واٹر سپلائی	40کروڑ7لاکھ85ہزار878
	2015	سیوریج و بجلی کا نظام	4کروڑ31لاکھ22ہزار291

ملتان روڈ، سنگھ پورہ اور رائیونڈ میں مذکورہ سالوں میں کسی ترقیاتی کام کی ضرورت نہ تھی۔

(د) یہ درست ہے کہ سڑکوں کی حالت بہتر نہ ہے لیکن وہ قابل استعمال ہیں۔

لاہور سبزی منڈی بادامی باغ کی صفائی کا ٹھیکہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس ہے جس کی وجہ سے یہاں صفائی کی صورت حال پہلے سے بہتر ہے۔ باقی تمام منڈیوں میں مارکیٹ کمیٹی اپنے انتظامات سے صفائی کرواتی ہے جو باقاعدگی سے روزانہ کی جاتی ہے۔ ان منڈیوں کی صفائی کا ٹھیکہ بھی اسی ایجنسی کو دینے کا کام ہو رہا ہے نیز رائیونڈ پھل و سبزی منڈی پرائیویٹ ہے یہاں صفائی کا کام متعلقہ ڈویلپرز کرتے ہیں۔

مارکیٹ کمیٹی کا سٹاف کسی کو اڈے / تھڑے الاٹ نہیں کر سکتا بلکہ یہ پھڑے تھڑے کاشتکار کے مفاد میں زرعی اجناس کی خرید و فروخت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29مارچ2016)</u>

چاول کی فی من سرکاری قیمت مقرر کرنے کا مسئلہ

*5931: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران محکمہ خوراک نے دھان کی کیا قیمت مقرر کی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 2014 کے دوران دھان کی گرتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے کسانوں میں شدید بے چینی پائی گئی؟

(ج) کیا حکومت دھان سپر باسمتی کاریٹ۔/3500 روپے، باسمتی کاریٹ۔/2500 روپے جبکہ اری کاریٹ۔/1200 روپے فی من مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 5 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 4 جون 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب دھان کی قیمتیں مقرر نہیں کرتی۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔ چونکہ دھان پاکستان سے بڑی مقدار میں (تقریباً 60 فیصد) برآمد ہوتا ہے اس لیے بین الاقوامی کساد بازاری کی وجہ سے کاشتکار متعلقہ سال دھان کی صحیح قیمت حاصل نہ کر سکے۔

حکومت نے کسانوں کے مالی حالات کو بہتر بنانے اور پیداواری لاگت کو کم کرنے کے لئے 341 ارب روپے کے ایک بہت بڑے پیکیج کا اعلان کیا جس کے تحت ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم دھان کے کاشتکاروں کو 5 ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے 11 ارب روپے بطور سبسڈی ادا کئے جا چکے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جزو (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ حکومت پنجاب دھان کی قیمت مقرر نہیں کرتی بلکہ دھان کے برآمد ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی مارکیٹ اس کی قیمت مقرر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ

جزو(ب)میں بھی وضاحت کی گئی ہے کہ حکومت کاشتکاروں کے تحفظ کے لئے تمام وسائل بروئے کارلارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29مارچ 2016)

غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

***6285:جناب امجد علی جاوید:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں غلہ منڈی کو نئی جگہ پر منتقل کرنے کے منصوبہ پر عمل جاری ہے؟

(ب)اگر جواب اثبات میں ہے توغلہ منڈی کی منتقلی کے لئے محکمہ میں کیاپیمانہ یایارڈسٹک مقرر کیاگیا ہے؟

(ج)کیا محکمہ کوغلہ منڈی کی منتقلی کے لئے سٹیک ہولڈرز مثلاًانجمن آڑھتیاں،انجمن پلے داراں، دکانداران،کاشتکاروں، شہریوں یاعوامی نمائندگان کی طرف سے کوئی درخواست یاتجویز موصول ہوئی ہے؟

(د)کیا محکمہ نے مذکورہ بالاانجمنوں سے غلہ منڈی کی منتقلی کے لئے کوئی رضامندی یارائے طلب کی ہے،اکثریت کی اس بارے میں رائے کیاہے اگرایسانہیں کیاگیاتواس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ہ)مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ذمے بورڈ فنڈکاکتناقرض واجب الاداہےاورمارکیٹ کمیٹی سالانہ کتنامارک اپ اداکررہی ہے یاکرے گی؟

(و) کیاپہلے سے مقروض کمیٹی کے لئے مناسب ہوگاکہ وہ سٹیک ہولڈرز کے ناپسندیدہ منصوبہ کے لئے مزید قرض حاصل کرے؟

(تاریخ وصولی 5مارچ 2015تاریخ ترسیل 4جون 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف)ہاں یہ درست ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب نے صوبے کے لئے الاٹمنٹ کمیٹی بروئے آرڈر نمبر Dir(FB)104/G مورخہ 21 جون 2008 بنا رکھی ہے جس کے کنوینئر متعلقہ ضلع کے ڈی سی او صاحب ہوتے ہیں۔ جن کی زیر نگرانی الاٹمنٹ ہو گی جس میں 60 فیصد پلاٹ پہلے سے کام کرنے والے کمیشن ایجنٹس کو دیے جائیں گے۔ باقی 40 فیصد پلاٹس کی اوپن آکشن ہو گی۔

(ج) مورخہ 9 مارچ 2010 جنرل اجلاس انجمن آڑھتیان غلہ منڈی میں ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے تحت بذریعہ قرار دار جناب جنید انوار صاحب ایم۔این۔اے۔ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے اپیل کی کہ غلہ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کیا جائے اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں غلہ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لیے نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا۔ جس کی روشنی میں چک نمبر 324 ج ب میں 79 کنال 7 مرلے رقبہ تجویز کیا گیا۔ ابھی غلہ منڈی کی ٹرانسفر کا منصوبہ ابتدائی مراحل میں ہے۔

(د) مارکیٹ کمیٹی نے قانون کے مطابق بذریعہ اخبار اشتہار دیا اور شہر کی مختلف جگہوں پر اشتہارات بھی لگائے کہ کسی کو غلہ منڈی کی مجوزہ جگہ پر کوئی اعتراض ہو تو دفتر داخل کروائے۔ جس پر انجمن دکانداران صمدانی مارکیٹ اور غلہ منڈی آڑھتیان نے 15 عدد اعتراضات جمع کروائے۔ جن کی تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ ان میں سے بیشتر اعتراضات درست نہ ہیں۔ بعدازاں انجمن آڑھتیان کی بھاری اکثریت نے تحریر الگھ کر دیا کہ وہ غلہ منڈی کی مجوزہ جگہ پر متفق ہیں۔

(ہ) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ذمہ پراونشل فنڈ بورڈ کے 2 کروڑ 86 لاکھ روپے واجب الادا ہیں اور 2 فیصد سالانہ کے حساب مارک اپ ادا کرنا ہو گا۔ جو کہ سبزی منڈی کی جگہ خرید کرنے کے لیے لیا گیا تھا۔

(و) نئی غلہ منڈی کے لیے مارکیٹ کمیٹی کوئی قرضہ نہ لے رہی ہے۔ نئی سبزی منڈی کا منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچے پر خاطر خواہ آمدنی متوقع ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کے پاس اتنی رقم ہو گی کہ وہ غلہ منڈی کے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے گی۔ اور غلہ منڈی سے بھی مارکیٹ کمیٹی کو خاطر خواہ آمدنی کی توقع

ہے۔غلہ منڈی سٹیک ہولڈرز کی ناپسندیدہ جگہ نہ ہے۔انجمن آڑھتیان غلہ منڈی کی واضع اکثریت نے اس جگہ کو بہترین قرار دیا ہے اور وہاں پر جانے کو تیار ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29مارچ2016)

تحصیل گوجرہ میں قائم زرعی فارم سے متعلقہ تفصیل

*6456:جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے زیرانتظام کتنے فارم ہیں؟

(ب) تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے زیرانتظام فارم کا کل رقبہ کتنا ہے اور کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ بالا فارم کا تمام رقبہ محکمہ خود کاشت کرواتا ہے یا پٹہ پر دیا ہوا ہے اگر ایسا ہے تو کتنا رقبہ محکمہ کے پاس ہے اور کتنا پٹہ پر دیا ہوا ہے اور تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ بالا فارم کے پٹہ داروں کی تفصیلات مع ان کی پٹہ کی مدت اور حاصل کرنے کا سال بیان فرمائیں؟

(ہ) اس فارم کا سال 13۔2012 اور سال 14۔2013 کا سالانہ بجٹ کتنا تھا آمدن اور اخراجات کی مدوائز تفصیلات فراہم کریں؟

(و) اس فارم پر تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیلات ایوان میں فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 5مارچ2015 تاریخ ترسیل 4جون2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کا صرف ایک فارم گورنمنٹ سیڈ فارم چک نمبر 357 ج۔ب کالودہی تحصیل گوجرہ میں ہے۔

(ب)مذکورہ فارم کا کل رقبہ 273ایکڑ3کنال10مرلہ ہے۔اس رقبہ میں فصلات کی نئ اقسام کی کاشت کی جاتی ہیں اور زمینداروں کی سہولت کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو فصلات کا بیج فروخت کیا جاتا ہے۔

(ج)مذکورہ بالا فارم کا 92ایکڑ1کنال13مرلہ رقبہ محکمہ خود کاشت کرتا ہے جبکہ 175ایکڑ2کنال5 مرلہ رقبہ پٹہ پر دیا ہوا ہے۔

(د) گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ 1947 سے آباد ہے۔گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ پر 13عدد پٹہ داران کام کر رہے ہیں اور ان تمام پٹہ داران کو 12ایکڑ کے حساب سے رقبہ پٹہ پر دیا ہوا ہے اور پٹہ کی ہر سال منظوری دی جاتی ہے۔پٹہ داران کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ محمود احمد ولد محمد بخش

2۔امجد علی ولد محمد یعقوب

3۔ بشیر احمد ولد فتح محمد

4۔صابر علی ولد امانت علی

5۔امجد علی ولد نور محمد

6۔ محمد اصغر ولد بشیر محمد

7۔ محمد حسین ولد جھنڈا

8۔ محمد عمران ولد غلام رسول

9۔ محمد افضل ولد محمد خاں

10۔ محمد ابراہیم

11۔ محمد شریف ولد احمد خاں

12۔ منان یوسف ولد محمد یوسف

13۔رحمت مسیح ولد لال مسیح

یہ تمام پٹہ داران چک نمبر 357ج۔ب کالودہی تحصیل گوجرہ کے رہائشی ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ کی مذکورہ سالوں کی بجٹ، آمدن اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	بجٹ	خرچ	آمدن
2012-13	31لاکھ 70روپے	29لاکھ 94ہزار 3روپے	59لاکھ 39ہزار 624روپے
2013-14	31لاکھ 70روپے	26لاکھ 61ہزار روپے	87لاکھ 54ہزار 924روپے

مدوائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ میں تعینات ملازمین کی کل تعداد 6 ہے۔ عہدہ، گریڈ عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2016)

تحصیل فیصل آباد: سبزی، فروٹ و غلہ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6585: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فیصل آباد میں محکمہ زراعت کی کتنی مارکیٹ کمیٹیاں، سبزی و فروٹ منڈیاں اور غلہ منڈیاں کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان کی سال 2014-15 اور 2013-14 کی آمدن کتنی ہے اور ان کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ج) ان میں کتنی دکانیں ہیں، کتنی سرکاری ہیں اور کتنی غیر سرکاری ہیں، یہ دکانیں کرایہ پر دی ہوئی ہیں یا دیگر کسی استعمال میں ہیں؟

(د) ان مارکیٹوں کی صفائی اور دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعیات ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 2 جون 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل فیصل آباد میں ایک مارکیٹ کمیٹی واقع ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد کام کر رہی ہے جس کے زیر انتظام 2 سبزی و فروٹ منڈیاں، 1 غلہ منڈی اور 1 فیڈر مارکیٹ کام کر رہی ہے۔

1۔ جدید سبزی وفروٹ منڈی، چک نمبر 245رب، سدھار جھنگ روڈ، فیصل آباد

2۔ سبزی وفروٹ منڈی، غلام محمد آباد، فیصل آباد

3۔ نئی غلہ منڈی، ڈجکوٹ روڈ، فیصل آباد

4۔ فیڈر مارکیٹ، واقع اڈا ڈجکوٹ، سمندری روڈ، فیصل آباد

(نوٹ: فیڈر مارکیٹ ایک ایسی مارکیٹ ہوتی ہے جہاں پر زمیندار اپنی اجناس لاتے ہیں اور وہاں سے دیگر منڈیوں کو سپلائی (فیڈ) کی جاتی ہیں۔)

(ب) مارکیٹ کمیٹی کی آمدن برائے سال 14-2013 مبلغ 6 کروڑ 70 لاکھ 85 ہزار 269 روپے اور مالی سال 15-2014 مبلغ 6 کروڑ 47 لاکھ 48 ہزار 97 روپے وصول ہوئی۔

مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے ذرائع آمدن میں مارکیٹ فیس، لائسنس فیس، نیلامی پلاٹ اور کرایہ دکانات شامل ہیں۔

(ج) غلہ منڈی ڈجکوٹ روڈ

غلہ منڈی ڈجکوٹ روڈ میں 248 بڑی دکانات ہیں جو کہ کمیشن ایجنٹس حضرات کو الاٹ شدہ ہیں اور 78 عدد چھوٹی دکانات (کیبن) ہیں جو کہ پھڑیہ حضرات کو الاٹ شدہ ہیں اور منڈی کے گڈا خانہ جات کے ساتھ 75 عدد دکانات مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی ہیں جو کہ بذریعہ نیلام عام کرایہ پر دی گئی ہیں۔

سبزی وفروٹ منڈی، جھنگ روڈ

سبزی وفروٹ منڈی جھنگ روڈ میں کل 280 دکانات ہیں جو کہ تمام کمیشن ایجنٹ کو الاٹ شدہ ہیں۔ ان کے علاوہ 4 عدد پلاٹ بینک / ریسٹورنٹ کے لئے مختص ہیں جو کہ بذریعہ نیلام عام کرایہ پر دیئے ہوئے ہیں۔

سبزی وفروٹ منڈی، غلام آباد

سبزی وفروٹ منڈی غلام محمد آباد میں کل 119 عدد دکانات برائے کمیشن ایجنٹ اور 129 چھوٹی دکانات (کیبن) ہیں جو کہ کمیشن ایجنٹس اور کاروباری حضرات کو الاٹ شدہ ہیں۔

(د)مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے زیر انتظام سبزی وفروٹ منڈی وغلہ منڈیوں کے ٹھیکہ صفائی حکومت پنجاب محکمہ زراعت (مارکیٹنگ) کی تشکیل شدہ نیلام کمیٹی کے ذریعہ نیلام کر رکھے ہیں۔

منڈیوں میں دیگرانتظامات کے لئے سبزی منڈی سدھار میں 12 اہلکار، سبزی وفروٹ منڈی غلام آباد میں 7 اہلکار اور غلہ منڈی ڈجکوٹ روڈ میں 10 اہلکار تعینات ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2016)

سرٹیفائیڈ سیڈ کی خرید وفروخت اور ریٹس سے متعلقہ تفصیلات

*6942: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے سرٹیفائیڈ سیڈ بمطابق سرکاری نرخ Rs.1300/- فی 40 کلو گرام کے حساب سے خریدا اور اگر مزید اس پر کوئی اخراجات ہوئے ہیں تو اس کی تفصیل نیز سیڈ پر فی من کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے زمینداران / کاشتکاران کے لئے 2014-15 میں -/1840 روپے فی KG40 کے حساب سے فروخت کا ریٹ مقرر کیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی ناقص پالیسیوں کی بدولت ضلع ساہیوال میں ایک لاکھ تھیلہ جبکہ جھنگ، خانیوال، رحیم یار خان ودیگر سٹورز سے بھی کثیر تعداد میں سرکاری سیڈ فروخت نہ ہو سکا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ باقی ماندہ سیڈ کو بالترتیب -/1276، -/1235 اور -/1230 روپے میں اربن مارکیٹ میں فروخت کیا گیا۔ جس سے گورنمنٹ کو کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا؟

(ہ) کیا حکومت پنجاب سیڈ کارپوریشن کو پنجاب کے دیگر اداروں جیسا کہ PHATA کی طرز پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کسانوں اور کاشتکاروں کو کم سے کم ریٹ پر سیڈ کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے اور اس پر اخراجات کی لاگت بھی کم سے کم آئے؟

(و) کیا حکومت اس بات کا بھی ارادہ رکھتی ہے کہ ہر ضلع لیول پر سیڈ کی بہتر فروخت اور زمینداران / کاشتکاران کو بہتر و بروقت سہولیات کی فراہمی کے لئے محکمہ خوراک کی طرز پر وہاں کے عوامی نمائندوں کو بھی شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ کسانوں کا استحصال کم سے کم ہو سکے؟

(تاریخ وصولی 27 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 15 ستمبر 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں کو سستا اور معیاری سیڈ فراہم کرنے والا پنجاب کا واحد سرکاری ادارہ ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کسان سے گندم حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر خرید کرتی ہے جو کہ سال 13-2012 میں -/1200 روپے فی 40kg تھا اور سال 14-2013 میں -/1300 روپے فی 40kg تھا۔

علاوہ ازیں پنجاب سیڈ کارپوریشن قیمت خرید سے اوپر کسان کو نقد پریمیم (Premium) بھی ادا کرتی ہے جو کہ زیادہ سے زیادہ -/50 روپے فی 40kg ہوتا ہے۔ نیز کسان کے کھیت سے پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ پلانٹ تک منتقل کرنے کے جملہ اخراجات مشتمل خرچہ باردانہ، بھرائی، تولائی، سلائی، لوڈنگ، اَن لوڈنگ وغیرہ بھی کسان کے Behalf پر پنجاب سیڈ کارپوریشن برداشت کرتی ہے۔ اس طرح پنجاب سیڈ کارپوریشن سرکاری مقررہ کردہ نرخ سے 100 سے 150 روپے فی 40 کلو گرام زیادہ برداشت کرتی ہے اس سے کسان کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

(ب) گندم کے سیڈ کا ریٹ اس پر آنے والی لاگت بشمول سرکاری نرخ خرید اور دیگر اخراجات کی بنیاد پر ہر سال مقرر کیا جاتا ہے۔

سال 14-2013 میں نرخ -/2300 روپے فی تھیلا 50 کلو گرام تھے اور ربیع 15-2014 کے لئے مقرر کردہ نرخ بھی -/2300 روپے فی تھیلا 50 کلو گرام تھے۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تیار کردہ سیڈ کی مانگ اس کا اعلیٰ معیار ہے تاہم سیڈ کی فروخت کا انحصار بے شمار مارکیٹ عوامل پر ہے جس میں کسان کی قوت خرید بہت اہم عنصر ہے۔ جس کی بناء پر پنجاب

سیڈ کارپوریشن کا تیار کردہ گندم کا بیج سال 14-2013 مکمل طور پر فروخت نہ ہو سکا جو کہ کاروبار کا عمومی حصہ ہے۔

(د) حکومتی پالیسی کے مطابق پنجاب سیڈ کارپوریشن باقی ماندہ سیڈ گندم کو اوپن مارکیٹ میں بمطابق پیپرا رولز فروخت کرنے کی پابند ہے کیونکہ باقی ماندہ سیڈ اگلے سال کے لئے بطور سیڈ استعمال نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا پنجاب سیڈ کارپوریشن نے بمطابق حکومتی پالیسی باقی ماندہ سیڈ گندم بذریعہ ٹینڈر پیپرا رولز فروخت کیا جو کہ مختلف پنجاب سیڈ کارپوریشن سنٹرز پر ٹینڈر میں موصول شدہ ریٹ پر فروخت کیا گیا۔

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن پہلے ہی زمینداروں کو مارکیٹ سے کم ریٹ پر اعلیٰ کوالٹی کا سیڈ مہیا کر رہی ہے لہٰذا ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(و) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تمام سنٹرز پر مقامی نمائندے رجسٹرڈ کاشتکار ہیں اور پنجاب سیڈ کارپوریشن ان کے تعاون اور تجاویز کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ صوبائی سطح پر بھی پنجاب سیڈ کارپوریشن بورڈ میں عوامی اور زمینداروں کے نمائندے شامل ہیں جو کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن پالیسیوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2016)

لاہور: سیم و تھور سے متاثرہ اراضی و بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*7137: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے؟

(ج) گزشتہ تین سال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے پر کتنے اخراجات ہوئے اور ان اخراجات میں سے حکومت پنجاب نے کتنی رقم فراہم کی اور وفاقی حکومت نے کیا مالی تعاون کیا؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف)سوائل سروے آف پنجاب 2014 کے مطابق لاہور ڈویژن میں 5لاکھ 32ہزار 942ایکڑ اراضی سیم وتھور سے متاثرہ ہے جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

ضلع	سیم وتھور سے متاثرہ رقبہ (ایکڑ)
لاہور	54ہزار 277
شیخوپورہ / ننکانہ	3لاکھ 66ہزار 411
قصور	1لاکھ 12ہزار 254
کل میزان	5لاکھ 32ہزار 942

محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) نے اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کیلئے 11ہزار 300زمینداروں اور کاشتکاروں کو مشاورت فراہم کی۔اس سلسلہ میں ادارہ ہذا کا ذیلی ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی، لاہور پنجاب کی لاہور ڈویژن میں قائم لیبارٹریز میں مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع	تعداد نمونہ جات
لاہور	10,901
شیخوپورہ / ننکانہ	15,682
قصور	21,936
کل میزان	48,519

مزید براں سال 15-2014 میں پنجاب کے ترقیاتی پروگرام کے تحت ضلع ننکانہ میں تجزیہ گاہ برائے اراضی و پانی قائم کی گئی۔

(ب)منصوبہ برائے سیم وکلراٹھی (Water logged and salt affected soils)زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔II کے تحت دولاکھ ایکڑ سیم اور کلراٹھی (Water logged

and salt affected soils) زمینوں کو قابل کاشت بنانا تھا۔ جبکہ تقریباً 1 لاکھ 79 ہزار 435 ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا گیا۔

جنوبی پنجاب میں کلراٹھی (Salt affected soils) زمینوں کی بحالی کے لیے قائم کردہ سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کے تحت 55 ایکڑ رقبہ پر نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔ اسی سٹیشن سے 14-2013 کے دوران حکومت پنجاب کی معاونت سے جپسم اور دیگر پیداواری مداخل فراہم کر کے جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع (بہاول نگر، ملتان، مظفر گڑھ، لیہ اور رحیم یار خاں) میں کاشتکاروں کے اشتراک سے 6.449 ملین روپے سے ایک ہزار ایکڑ رقبہ کی اصلاح کی گئی۔

(ج) پی سی ون کے مطابق منصوبہ برائے سیم و کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔II 2007 تا 2012 میں مکمل کیا گیا۔ منصوبہ کا اصل بجٹ اس طرح سے تھا۔

کل بجٹ:	795.519 ملین
ترمیم شدہ بجٹ:	1056.504 ملین
منصوبہ پنجاب کا حصہ:	530.366 ملین (67%)
یو این ڈی پی:	265.153 ملین (33%)
ترمیم شدہ بجٹ میں پنجاب کا حصہ:	704.27 ملین (67%)
یو این ڈی پی کا حصہ:	352.13 ملین (33%)

جبکہ جنوبی پنجاب میں سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کی پوری لاگت حکومت پنجاب نے مہیا کی جو کہ 33.34 ملین تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2016)

کھاد کی قیمتوں کے تعین کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7166: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت پنجاب کو مختلف قسم کی کھاد کی قیمت کا تعین کرنے کا اختیار ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب محکمہ زراعت کا کوئی ادارہ کھادوں کی قیمتوں پر مانیٹرنگ کرتا ہے تو وہ کون سا ادارہ ہے؟

(ج) سال 2014 اور 2015 میں صوبہ میں مختلف قسم کی فروخت ہونے والی کھادوں کی قیمتیں کتنی دفعہ بڑھیں، ہر دفعہ کھاد کی قیمت بڑھانے کی وجوہات یا جواز کیا تھا؟

(د) حکومت نے بلا جواز قیمتیں بڑھانے یا زیادہ قیمت پر کھادیں فروخت کرنے پر کتنے افراد / کھاد ڈیلر کے خلاف سال 2014 اور 2015 میں کارروائی کی؟

(تاریخ وصولی 19 اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) کھادوں کے متعلقہ تمام معاملات وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں

(ب) ضلعی حکومت کے تحت ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز، پرائس مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) / ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) کے ہمراہ بالترتیب ضلع اور تحصیل کی سطح پر ڈپٹی کنٹرولر اور اسسٹنٹ کنٹرولر کے فرائض سر انجام دیتے ہوئے کھادوں کی طلب، رسد اور استعمال کے علاوہ قیمتوں کی مانیٹرنگ بھی کرتے ہیں۔

(ج) سال 2014 اور 2015 میں صوبہ پنجاب میں یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی قیمتوں کے ردوبدل کی تفصیل (روپوں میں) درج ذیل ہے:۔

سال	درآمدی یوریا	ملکی پیداواری یوریا	ڈی اے پی
جنوری 2014	1816	1900	3500
فروری 2014	1816	1816	3700
جولائی 2014	1816	1849	3600
مئی 2015	1840	1855	3700
اگست 2015	1840	1875	3900

ستمبر2015	1840	2020	3950

اضافے کی وجہ بسا اوقات قدرتی گیس (خام مال برائے تیاری) کی قیمت میں اضافہ جبکہ ڈی اے پی کھاد کی قیمت میں اضافے کی وجہ بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ ہے۔

(د) درج بالا عرصہ کے دوران کھادوں کی ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی اور زیادہ قیمتوں پر فروخت کے خلاف کارروائی کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	تعدادF I R	تعداد گرفتاری	جرمانہ
2014	322	82	62لاکھ
2015	242	48	42لاکھ

(تاریخ وصولی جواب 29مارچ2016)

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 13اپریل2016 — سیکرٹری

بروز جمعتہ المبارک 15۔اپریل 2016 محکمہ زراعت کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب امجد علی جاوید	6456۔6285۔6284
2	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2456
3	محترمہ نگہت شیخ	5931
4	میاں طاہر	6585
5	جناب محمد ارشد ملک،ایڈووکیٹ	6942
6	ڈاکٹر مراد راس	7137
7	جناب احسن ریاض فتیانہ	7166

20واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک15اپریل2016

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

نارووال: منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1180:جناب منان خاں: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ زراعت ضلع نارووال میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں ؟

(ب)اس وقت کتنی اسامیاں خالی پڑی ہے ؟

(ج)حلقہ پی پی 134 میں کتنا عملہ کام کر رہاہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں ؟

(د) ان ملازمین نے سال 2013، 2014 اور 2015 میں اس حلقہ کے کاشتکاروں کو کیا کیا سہولیات اور خدمات فراہم کی ہیں ؟

(ہ)اس حلقہ کے کاشتکاروں کو آئندہ کیا کیا سہولیات اور خدمات محکمہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ؟

(تاریخ وصولی 9 اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 2 نومبر 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت ضلع نارووال میں منظور شدہ کل اسامیوں کی تعداد 395 ہے۔ عہدہ اور گریڈ کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت ضلع نارووال میں خالی شدہ اسامیوں کی کل تعداد 73 ہے۔ تفصیل جزو (الف) کے کام 4 پر درج ہے۔

(ج)حلقہ پی پی 134 میں کل 95 افراد کا عملہ کام کر رہاہے شعبہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)درج بالا سالوں میں محکمہ زراعت نے کاشتکاروں کو درج ذیل سہولیات فراہم کی ہیں:۔

- ❖ گندم اور چاول کی فصل کے نمائشی پلاٹ کاشت کروائے۔
- ❖ برجی اور دیواروں پر وال چاکنگ کے زمینداروں کو پیداواری ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا۔
- ❖ منصوبہ "دالوں کی کاشت کا فروغ" کے تحت نمائشی پلاٹ کاشت کروائے اور زمینداروں کو رعایتی قیمت پر ڈرلیں تقسیم کیں۔
- ❖ میتھائل یوجینائل (Methyl Eugenyl) کے پھندوں کے ذریعے امرود کے باغات میں پھل کی مکھی کا کنٹرول کروایا۔
- ❖ سبزیوں کی کاشت بذریعہ ٹنل کا انعقاد اور لہسن کے نمائشی پلاٹ رعایتی قیمت پر لگوائے۔
- ❖ گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت کے لئے بیج کے پیکٹ -/50 روپے فی پیکٹ تقسیم کئے۔
- ❖ گندم کے بیماریوں سے پاک بیج کی فراہمی کے لئے پنجاب کے ہر گاؤں میں ایک کاشتکار کو 200 کلوگرام صحت مند بیج فراہم کیا گیا تاکہ اس سے حاصل شدہ پیداوار گندم سے اگلے سال گاؤں کے دوسرے کاشتکاروں کو بطور بیج کی فراہمی کی جاسکے۔

- کچے کھال کی اصلاح کے لئے فنی معاونت۔
- پختہ کھالہ جات کی تعمیر کے لئے کھال کا سروے، ڈیزائن اور لاگت کے تخمینہ کی تیاری، نیز فنی معاونت اور فنڈز فراہم کرنا۔
- جدید نظام آبپاشی سپر نکلر / ڈرپ اریگیشن کی تنصیب۔
- ہمواری زمین کے لئے کسانوں کو سبسڈی پر لیزر لیولرز کی فراہمی۔
- ٹیوب ویل کے کھالہ جات (Irrigation Schemes) کی تکمیل۔
- 158 زمینداروں کو درج بالا سالوں میں 3 بلڈوزروں کے ذریعے 8785 گھنٹے کام کر کے 278 ایکڑ ناہموار رقبہ قابل کاشت بنانے کی سہولت فراہم کی گئی۔
- ½ 12 ایکڑ سے کم ملکیتی کاشتکاروں کے لئے -/560 روپے فی گھنٹہ ڈیزل محکمہ مہیا کرتا ہے۔
- ½ 12 ایکڑ زائد رقبہ کے حامل کاشتکاروں کے لئے 100 روپے فی گھنٹہ اور بلڈوزر کے لئے ڈیزل زمیندار خود فراہم کرتا ہے۔
- ضلع نارووال میں موجود 8 عدد بورنگ پلانٹ کے ذریعے درج بالا سالوں میں رعایتی نرخوں پر 677 ٹیوب ویل بور کیئے گئے۔
- زیر زمین پانی کی مقدار، کوالٹی اور دستیابی معلوم کرنے کے لئے بذریعہ رزیزسٹیوٹی میٹر سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔
- پلانٹ پروٹیکشن سروس کے ذریعے گندم، دھان و دیگر فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی۔
- کسانوں کو کیڑوں، بیماریوں کی پہچان اور زہروں کے صحیح طریقہ سپرے کی عملی تربیت دی گئی۔
- محکمہ زراعت میں رجسٹریشن کے لئے زرعی ادویات کے ڈیلروں کو کیڑوں، بیماریوں، دوست کیڑوں، پیسٹ سکاؤٹنگ کے طریقوں اور زرعی ادویات کی محفوظ ذخیرہ کاری و صحیح طریقہ استعمال کی تربیت دی گئی۔
- مارکیٹ کمیٹیوں نے محکمہ خوراک کے گندم خریداری مراکز پر کاشتکاروں کی سہولت کے لئے شامیانوں، کرسیوں اور پینے کے صاف پانی کا بندوبست کیا گیا جس پر نارووال میں 70 ہزار روپے، شکرگڑھ میں 98 ہزار 170 روپے اور بدوملہی میں 46 ہزار 490 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) محکمہ زراعت مذکورہ حلقہ میں کاشتکاروں کو آئندہ سال بھی درج بالا سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ بھر بشمول ضلع نارووال میں ہر یونین کونسل کی سطح پر 6 ایکڑ تک کے مالک مزارع یا ٹھیکیدار اور ٹریکٹر کے مالک کاشتکار کو ڈسک ہیرو، روٹاویٹر، چزل ہل اور ربیع ڈرل 50 فیصد رعائت پر جبکہ کماد کے علاقوں میں یونین کونسل کی سطح پر شوگر کین رجر بھی رعایتی قیمت پر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مارکیٹ کمیٹی کاشتکاروں کی سہولت کے لئے غلہ منڈی اور سبزی منڈی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2016)

ضلع چنیوٹ: حلقہ پی پی 73 میں کھالہ جات کی تفصیل

1283: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ حلقہ پی پی 73 میں کھالہ جات کی کل تعداد سے آگاہ کریں؟

(ب) 2008 سے 2015 تک کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں اور کتنے کھالہ جات تا حال کچے ہیں؟

(ج) اگر کوئی کھالہ پختہ نہیں کیا گیا نیز اس سال کتنے کھال پختہ کرنے کا پروگرام ہے؟

(تاریخ وصولی 29 فروری 2016 تاریخ ترسیل 14 مارچ 2016)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع چنیوٹ میں پی پی 73 میں کل 70 کھالہ جات ہیں جن میں سے 66 کھالہ جات پختہ ہیں اور 4 کھالہ جات پختہ نہ ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2008 سے 2015 تک مذکورہ حلقہ کے 21 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 16-2015 میں ضلع چنیوٹ، پی پی 73 میں مندرجہ ذیل 4 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ ہے مگر زمیندار اس کے لئے بالکل تیار نہ ہیں۔

سیریل نمبر	کھال نمبر	چک نمبر
1	26482/TR	12JB
2	5470/TL	حرسہ شیخ
3	5100/L	14JB
4	8638/TF	ٹبی دلمیر

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2016)

لاہور　　　　رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 13 اپریل 2016　　　　سیکرٹری